تسہیل الصرف

افادات: حضرت مولانا اللہ دتہ دامت برکاتہم

تصحیح ونظر ثانی: مولانا عبدالماجد خوشابی، مولف: مولانا مطیع الرحمٰن (فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی)

صفحات: 256۔ طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا مکتبہ مدنیہ بلند۔ ضلع خوشاب۔ فون 03025636345

تسہیل الصرف جیسا کہ نام سے ظاہر ہے علم صرف سے متعلق تشریحی اور توضیحی کتاب ہے۔ اس میں ابواب صرف، قوانین صرف، تمرنیات صرف اور فوائد صرف کو بہت آسان اور عام فہم انداز میں سمجھایا گیا ہے، ابتدائی درجات کے طلبہ کے لیے کافی مفید ہے۔ آغاز میں حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل مدظلہم کی تقریظ بھی شامل ہے۔

سیرت وسوانح حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: مولانا عبدالمعبود مدظلہم۔ صفحات: 544۔ طباعت: مناسب، نیوز پیپر پرنٹ۔ ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ۔ خالق آباد ضلع نوشہرہ۔ فون 0301-3019928

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آیۃ من آیات اللہ تھے۔ تصوف وسلوک کے امام، مجاہد وغازی فی سبیل اللہ، قطب دعوت وارشاد اور شیخ وقت تھے۔ بے شمار افراد نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت سلوک کی۔ اپنی زندگیوں کو سنوارا، آپ کی تلقین سے عقائد واعمال کو درست کیا۔ یہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی سچی لگن، خلوص کی خوشبو تھی جو چہار سو پھیلی اور ایک عالم معطر کر گئی، آپ کا تذکرہ آج بھی قاری اور سامع کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ ہمارے اسلاف میں ایسے بلند مرتبت بزرگ بھی گزرے ہیں؟! زیر تبصرہ کتاب حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت وسوانح کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ کتاب چودہ ابواب پر محیط ہے، جنہیں سیرت وسوانح، فروغ علوم ومعارف، سیاسیات دور اول، سیاسیات دور ثانی، مکارم اخلاق، تصوف وسلوک، مشائخ کا احترام واکرام، خطبات، ملفوظات، مکتوبات، فتنوں کا تعاقب، کشف وکرامات، مجرب عملیات، سفر آخرت، باقیات الصالحات جیسے عنوانات پر تقسیم کیا گیا ہے، کتاب کے صفحہ ۲۴، ۲۵، پر وجہ تالیف چشم کشا ہے۔ اس میں جس اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے اسی اخبار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کے متعلق ایک صاحب کے متعدد رکیک قسم کے کالم چھپے۔ ان کالموں کی اشاعت پر احتجاج ہوا، مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ اکابر واسلاف کے تذکرے تو مشک کی طرح ہوتے ہیں، جتنا زیادہ تذکرہ ہوگا اس قدر ماحول معطر ہوگا، امام الاولیاء حضرت لاہوری قدس سرہ کی سیرت وسوانح کا تذکرہ یوں بھی ضروری ہے کہ آج ہماری نئی نسل اکابر کے طرز زندگی کا مجاہدانہ کارناموں اور علم وفضل سے واقف نہیں۔